Postal Reg.No:PB/1023/~~2000~~ 2001

اخبار احمدیہ

قادیان 13 جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اصلاح معاشرہ پر روشنی ڈالی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره و امره

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50 — وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ — شمارہ :3

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

22 شوال 1421 ہجری 18 صلح 1380 ہش 18 جنوری 2001ء

اللہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو صرف آخرت میں نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی جزا عطا فرماتا ہے

31 دسمبر 2000 کو وقف جدید کا 43 واں سال اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ختم ہوا

مختصر کوائف بیان کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 جنوری 2001

قادیان 5 جنوری 2001 (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی اور اس کا سادہ ترجمہ بیان فرمایا۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ (الحدید:۸)

ترجمہ:۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور خرچ کرو اس میں سے جسمیں اس نے تمہیں جانشین بنایا پس جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا ان کیلئے بہت بڑا اجر ہے۔ پھر فرمایا۔

انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں کچھ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس اکٹھے کئے ہیں کیونکہ آج وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے اسلئے اس تعلق سے احادیث اور اقتباس پیش کرنے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی بھی دن لوگوں پر ایسا نہیں چڑھتا جس میں کہ دو فرشتے نہ اترتے ہوں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید دے دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ تو روک رکھنے والے کو بربادی دے یعنی جو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے روک رکھتے ہیں انکے مال برباد کر دے۔

ایک روایت بخاری کتاب الزکوۃ سے حضرت ابو مسعود انصاری سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تھے تو ہم میں سے بعض بازار چلے جاتے اور ایک مد (ماپنے کا پیمانہ) کے برابر کماتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اس کے نتیجے میں آج یہ حال ہے کہ ہم میں بعض کے پاس لاکھوں ہے فرمایا اللہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو صرف آخرت میں نہیں بلکہ اس دنیا میں جزا عطا فرماتا ہے اور یہ تو ہم نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اموال اس دنیا میں بہت برکت پڑتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں اس کا ترجمہ پیش ہے۔

اگر اسلام کی تائید میں تم اپنی سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو تمہارے اپنے لئے بھی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جاتا ہے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہوسکتا۔ اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے انصار کی طرف دیکھو کس طرح انہوں نے کام کیا تا کہ تمہیں پتہ چلے کہ دین کی مدد کرنے سے دولت کا منبع پیدا ہو جاتا ہے پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ کیسا مبارک وقت ہے کہ تم میں خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا کی تازہ وحی تازہ بتازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔ (مجموعہ اشتہارات) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے پس اس کی ترقی کیلئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اسلئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔ یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا دنیا میں ہی اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزاء بھی دیکھے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کیلئے اپنے مال میں سے خرچ کرو۔ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳

فرمایا ان اقتباسات کے بعد میں وقف جدید کے چند کوائف مختصر طور پر ذکر کر کے اس نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں فرمایا 27 دسمبر 1957 کو حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کی تحریک جاری فرمائی احمدی بچوں کے دلوں میں اس تحریک کی محبت بچپن سے ہی پیدا کرنے کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے 1966 میں وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا۔ پہلے یہ تحریک ہندوستان اور پاکستان تک محدود تھی (فرمایا میں ضمناً یہ بتا دیتا ہوں وقف جدید میں سب سے پہلا نام میرا تھا) پھر میں نے 1985 کو یہ تحریک پوری دنیا تک وسیع کر دی اور اب دنیا کے 107 ممالک میں یہ تحریک چل رہی ہے۔ 31 دسمبر 2000 کو وقف جدید کا 43 واں سال اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ختم ہوا اور یکم جنوری 2001 سے وقف جدید کے 44 ویں سال میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو سال اختتام پذیر ہوا ہے اس صدی کا آخری سال تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سال جماعت احمدیہ کو وقف جدید کے میدان میں نمایاں قربانی پیش کرنے کی توفیق دی ہے۔ رپورٹوں کے مطابق کل وصولی 12 لاکھ 51 ہزار 782 پونڈ ہے۔ جو گذشتہ سال کی وصولی کے مقابل پر ایک لاکھ 77 ہزار پونڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ۔ امریکہ کی جماعت کو حسب سابق دنیا بھر کی جماعتوں میں اول آنے کی توفیق عطا ہوئی ہے ساری دنیا کی جماعتوں میں امریکہ کی جماعت وقف جدید کے چندوں میں اول ہے اس کے بعد نمبر ۲ پر پاکستان ہے باوجود اس کے کہ اس وقت بڑے سخت مالی حالات گزر رہے ہیں پھر بھی اس سال ٹارگٹ سے بڑھ کر ادائیگی کی توفیق پائی اور اپنی دوسری پوزیشن کو قائم رکھا جرمنی حسب سابق تیسرے نمبر پر اور انگلستان حسب سابق چوتھے نمبر پر اور کینیڈا پانچویں نمبر پر ہے۔

فرمایا جہاں تک وقف جدید کے چندے کا تعلق ہے اس سے بہت زیادہ اہم یہ امر ہے کہ مجاہدین کی تعداد زیادہ بڑھے اور جن لوگوں کو خصوصاً نومبائعین کو شروع سے ہی طوعی چندوں کی توفیق عطا ہوتی ہے پھر وہ آگے دل کھول کر چندہ دینے کے عادی ہو جاتے ہیں مجاہدین کی تعداد اللہ کے فضل سے دو لاکھ 98 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے اور گذشتہ سال کے مقابل پر اس میں 31 ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے تعداد میں یہ اضافہ ہندوستان میں زیادہ ہوا ہے اس سال انہوں نے 14 ہزار سات سو 29 نئے مجاہدین بنائے ہیں چندہ بالغان کی جماعتوں میں پاکستان میں اول کراچی دوم ربوہ سوم لاہور ہیں۔ دفتر اطفال میں اول ربوہ دوم لاہور اور سوم کراچی ہیں اس کے ساتھ ہی ان مختصر کوائف کے بعد میں وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

”اسلامی دہشت گردی“ - اصل حقیقت کیا ہے؟

.... ۶ ....

گزشتہ گفتگو میں ہم دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے علماء کے نظریۂ جہاد اور نظریۂ تبلیغِ اسلام پر روشنی ڈال رہے تھے اب ہم مسلک کی سیاسی شاخ ”جماعت اسلامی“ کی طرف آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ اسلامی جہاد اور اسلامی تبلیغ کو کس نظر سے دیکھتی ہے۔ جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی جماعتِ اسلامی میں شامل ہونے والے ممبران کے متعلق فرماتے ہیں:

”یہ کوئی مذہبی، تبلیغ کرنے والے واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہے بلکہ یہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے“

اور مذہبی تبلیغ و وعظ کیوں نہیں کرنا چاہئے؟ اس لئے کہ ان کے نزدیک وہ اور اُن کے ساتھی تو درکنار خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبلیغ اسلام میں نعوذ باللہ ناکام ہو گئے تھے اور اس ناکامی کے بعد جہاد کی تلوار نے ہی آپ کو کامیابی دی تھی چنانچہ مودودی صاحب لکھتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے وعظ و تلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا۔ مضبوط دلائل دیئے، واضح حجتیں پیش کیں، فصاحت و بلاغت اور زورِ خطابت سے دلوں کو گرمایا۔ اللہ کی جانب سے محیر العقول مُعجزے دکھائے۔ اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا... لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی... تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔ رُوحوں کی کثافتیں دُور ہو گئیں اور صرف یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہیں رہی جو ظہور حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جُھکنے سے باز رکھتی ہے۔

عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سُرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دُنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔“ (”الجہاد فی الاسلام“ صفحہ: ۱۳۷-۱۳۸)

اب ازمنہ وسطیٰ کی کتب اسلامی میں جہاد کی تعریف ملاحظہ فرمائیں ”عین الھدایہ“ کتاب السیر میں لکھا ہے:

شرع میں جہاد یہ ہے کہ دین حق کی جانب لوگوں کو بلانا اور جو قبول نہ کرے اُس سے قتال کرنا۔ (عین الھدایہ جلد دوم صفحہ ۵۲۲)

”اشرف الوقایہ“ میں لکھا ہے:-

”جہاد حقوق اللہ ہے شرعاً اس کا استعمال دین حق کی جانب بلانے اور دین کا ثبوت کرنے والے سے مثال کے واسطے ہوتا ہے“۔ (اشرف الوقایہ جلد دوم صفحہ ۳۷۵)

”الفصیح النوری“ شرح اُردو مختصر القدوری میں جہاد کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

قتال جائز نہیں اُس سے جس کو نہ پہنچی ہو اسلام کی دعوت مگر دعوت دینے کے بعد، اور مستحب ہے دعوت دینا اس کو جس کو پہنچ چکی ہو اسلام کی دعوت اور یہ واجب نہیں، اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگ کر اُن سے لڑائی کریں ان پر منجنیق لگا دیں آگ میں جلا دیں ان پر پانی چھوڑ دیں ان کے درختوں کو کاٹ ڈالیں ان کی کھیتیاں اُجاڑ دیں“۔ (الفصیح النوری شرح اُردو مختصر القدوری جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۱۶)

اگر قدوری اور اس جیسی دیگر کتب کی یہ بات درست ہے کہ دعوت اسلام قبول نہ کرنے پر جہاد کیا جائے اور اُن کو آگ میں جلا دیا جائے درختوں کو کاٹ ڈالا جائے اور کھیتیاں اُجاڑ دی جائیں تو پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وہ نصیحت کہاں جائے گی جو ہم گزشتہ اقساط میں مؤطاء امام مالک کے حوالے سے درج کر آئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ جب کسی فوجی دستہ کو روانہ فرماتے تو نصیحت کرتے کہ پھل دار درخت اور کھیتیاں وغیرہ نہ کاٹنا

اشرف علی تھانوی۔ مولوی ابوالاعلیٰ مودودی اور ازمنہ وسطیٰ کی کتب فقہ کے جہاد کا تصور ایک طرف رکھیں اور دوسری طرف معاندین اسلام کے درج ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

معاند اسلام ڈوزی لکھتا ہے:

”محمد کے جرنیل ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر تلقین کرتے تھے“۔

سمتھ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے:

”آپؐ ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر مختلف اقوام کے پاس جاتے تھے۔

اور جارج سیل نے وہی مودودی صاحب والا بیان لکھا ہے:

”جب آپ کی جمعیت بڑھ گئی تو آپ نے دعویٰ کیا کہ مجھے ان پر حملہ کرنے اور بزورِ شمشیر بُت پرستی مٹا کر دین حق قائم کرنے کی اجازت منجانب اللہ مل گئی ہے۔

پھر مولانا مودودی اور اشرف علی تھانوی کی تائید میں دشمن اسلام پادری فنڈر اپنی کتاب میزان الحق میں لکھتا ہے:

”اب حضرت محمد تیرہ سال تک نرمی و مہربانی کے وسائل سے اپنے دین کی اشاعت میں کوشش کر چکے تھے لہٰذا اب سے آنحضرت ”النبی بالسیف“ کہلائے یعنی نبی تیغ زن بن گئے اور اس وقت سے اسلام کی مضبوط ترین وکارگر دلیل تلوار ہی قرار پائی“۔ (میزان الحق صفحہ ۴۶۸)

کچھ سمجھ نہیں آتا کہ اوپر لکھے ہوئے جہاد کے متعلق دیوبندی و مودودی مولانا صاحبان اور عیسائی یہودی مستشرقین کے حوالوں کے متعلق کیا لکھیں کس کو معلم کہیں اور کس کو متعلم۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے مبارک دَور تک مسلمان ہرگز اس مغالطہ میں نہیں تھے کہ وہ اسلام کو غالب کرنے کیلئے یا اسلام کو پھیلانے کیلئے جنگ کر رہے ہیں یہ دھوکہ دراصل اس بادشاہی دَور کی دین ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے بعد یہ جبر کرنے والا اور کاٹ کھانے والا بادشاہی دَور شروع ہو جائے گا چنانچہ مشکوٰۃ کی درجِ ذیل حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلىٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلىٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۰۴)

یعنی اے مسلمانو تم میں یہ نبوت کا دَور اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ خدا چاہے گا وہ قائم رہے اور پھر یہ دَور ختم ہو جائے گا اس کے بعد خلافت کا دَور آئے گا جو نبوت کے طریق پر قائم ہو گی اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اُٹھا لے گا اس کے بعد کاٹنے والی بادشاہت کا دور ہو گا جب تک اللہ چاہے گا یہ دَور رہے گا پھر اللہ اس کو اُٹھا لے گا پھر جبر کرنے والی بادشاہت کا دَور ہو گا جب تک اللہ چاہے گا یہ چلے گی پھر اللہ اس بادشاہت کو بھی اُٹھا لے گا پھر (از سرِ نو) نبوت کے طریق پر خلافت کا سلسلہ شروع ہو گا راوی کہتا ہے کہ اس قدر فرمانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

مذکورہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت اور خلافت کے بعد رونما ہونے والی متشدد و جبری بادشاہتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد یہ خوفناک دَور شروع ہو جائے گا۔ خلافت راشدہ کے بعد جو کاٹ ڈالنے والا دور شروع ہوا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معصوم نواسہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور خاندان نبوت کے کئی مقدس افراد کو شہید کر دیا گیا۔ اس دور میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نواسہ حضرت عبداللہ بن زبیر شہید کر دیئے گئے۔ اور حجاج بن یوسف کی تلوار نے ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو تہہ تیغ کر دیا۔ دراصل اسی دور کے بعد بادشاہوں کے زیر اثر مفتیان نے تشدد کو اسلامی لٹریچر میں بھی جگہ دینی شروع کی اور قرآن و حدیث کے مبارک ارشادات کو اپنی تمناؤں سے ہم آہنگ معانی پہنانے شروع کئے اور جبر و تشدد اس قدر کیا کہ ظلم کی اس آواز کے خلاف کوئی آواز اس دَور میں اُٹھ نہ سکی۔ اس تربیت نے ہی پھر ملوکیت میں جبر و استبداد کی بنیاد ڈالی جس سے اس دور کے فقہاء متاثر ہوئے اور انہوں نے اسلامی کتب میں بزور اسلامی تبلیغ اور تلوار کے نظریہ جہاد کی آبپاشی کی اور پھر اس سے دیوبندی، جماعت اسلامی اور جمیعۃ العلماء جیسے مسلم فرقوں نے جی بھر کر اپنی کھیتیوں کو سیراب کیا اس نظریہ جہاد کا ایک خوفناک پہلو جس سے مسلم تاریخ بھری پڑی ہے یہ ہے کہ جہاد کی یہ تلوار پھر غیر مسلموں پر تو کم ہی چلی ہے لیکن اس کا زیادہ شکار مسلمان ہی ہوئے ہیں کیونکہ ہر مسلم فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر کہہ کر اس کی گردن پر جہاد کی تلوار کا چلانا نہ صرف جائز بلکہ حصول جنت کا ایک لازمی ذریعہ قرار دینے لگا۔ اور جب سے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود نے مسلمانوں کو اس غلط عقیدہ سے آگاہ فرمایا ہے اور مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے آپ کے اس الٰہی فیصلہ کو ٹھکرایا ہے جہاد کی یہ تلواریں پوری دنیا میں عذاب کی شکل میں مسلمانوں پر آپس میں اور پھر غیروں کی طرف سے بھی چل رہی ہیں۔

اگر مسلمان مذکورہ حدیث کے مبارک الفاظ پر سرسری نظر سے غور کر لیتے تو وہ اس عذاب سے بچ سکتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں ترتیب وار اسلامی تاریخ کا ذکر فرمایا ہے فرمایا پہلے نبوت ہو گی پھر نبوت کے طریق پر خلافت کا قیام عمل میں آئے گا معاً بعد کاٹ ڈالنے والی بادشاہت پھر معاً بعد جبر و تشدد والی بادشاہت کا دَور ہو گا فرمایا اسکے معاً بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت کا قیام عمل میں آئے گا سوال یہ ہے کہ جب ترتیب وار مذکورہ تمام باتیں پوری ہوتی رہیں تو اسلامی جابرانہ حکومت کے بعد لازماً خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دَور شروع ہو جانا چاہئے

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو

خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کر کے تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھاوے اور باہمی سچی محبت عطا کرے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ یکم ستمبر ۲۰۰۰ء بمطابق یکم تبوک ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرشید ہمبرگ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-
﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۔قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾۔(سورۃ النمل:٦٣)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود بھی ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یہ دعاؤں کے مضمون پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون ابھی چل رہا ہے۔ جو پچھلے خطبہ میں اقتباس رہ گیا تھا۔ جتنا رہ گیا تھا وہیں سے اب میں مضمون شروع کرتا ہوں۔

"مجھے اپنی انتہائی طلب کے حصول میں کامیابی عطا فرما اور مجھے میری خوشیوں کے دن دکھا۔ اور اے میرے رب! تُو میرے لئے ہو جا۔ اے میرے غم اور میری حاجات کو جاننے والے! اے ضعیف سمجھے جانے والوں کے معبود! مجھے پاک و صاف کر اور مجھ سے در گزر فرما۔

مجھے ہر مذہب نے جھٹلایا اور ہر جہالت کے اسیر نے مجھے کافر قرار دیا اور میرے لئے کوئی چارہ باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ مَیں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیری مدد اور نصرت طلب کروں۔ اے حاجت روا! مجھے (تجھ سے) پوری امید ہے کہ تُو میرا دن واپس لوٹا دے گا جبکہ میرا سورج غروب ہونے کی تیاری کر رہا ہے اور میرا دل بے قراریوں سے تنگ آ گیا ہے۔

اور خدا کی قسم! میری گریہ وزاری شادمانیوں کے ایام، تنعمات اور حسن و جمال کے معدوم ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہے جس پر دشمن ٹوٹ پڑے ہیں۔ اس کے سورج غروب ہو چکے ہیں اور تاریک رات طویل ہو گئی ہے اور اسلام کے مختلف فرقوں میں آپس کی دشمنیاں ہیں اور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تفرقہ ہے لیکن کفار اور رذیل لوگوں کے گروہ ملامت کرنے میں (باہم) منظم ہو گئے ہیں۔

دوسری حسرت یہ ہے کہ ہمارے اندر علماء، فقہاء اور ادباء تو ہیں مگر وہ سب بگڑ چکے ہیں اور اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ ان پر مصائب نے گھیراؤ کر لیا ہے۔ اے میرے ربّ! تُو رحم فرما اور ہماری دعا قبول فرما۔ تجھ سے ہی ہماری التجاء ہے اور تیرے سامنے ہی تکلیف کا اظہار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے علم اور شرع متین کے ستون ہیں لیکن مَیں ان میں ایک بھی ایسا آدمی نہیں دیکھتا جس کے بارے میں یہ کہا جا سکے کہ وہ ہمارے نبی کے دین کا ایسا خادم ہے جو (حضور کا) عاشق اور دوست بھی ہو بلکہ وہ تو شہوات، ہوا و ہوس، دعاوی اور ریاء میں جا گرے ہیں۔ مَیں ان میں سے اکثر کو فاسق پاتا ہوں۔ مَیں اپنے اچھے وقتوں میں سمجھتا تھا کہ وہ سب یا ان میں سے اکثر میرے مددگار ہیں لیکن آزمائش کے وقت وہ پیٹھ پھیر گئے اور یہ حضرت کبریاء کی طرف سے مقدر تھا۔ اب میں ایسے تنہا رہ گیا ہوں جیسے کوئی تنہا صحراء میں اکیلے رات بسر کر رہا ہو یا صحرائی لوگوں میں بیٹھا ہو۔ پس اب میرے سب حیلے جاتے رہے اور میری قوت کمزور ہو گئی ہے اور میری قوم اور میرے خاندان پر میری کمزوری ظاہر ہو گئی ہے۔ اے رب العالمین! ہر طاقت اور قوت صرف تجھ سے ہی وابستہ ہے۔ مَیں تیری طرف ہی جھکا ہوں اور تجھ پر ہی مَیں نے توکل کیا ہے اور تجھ سے ہی مَیں راضی ہوا ہوں۔ پس میری عریانیوں کو ڈھانک دے اور میرے اندیشوں کو امن دے اور مجھے اکیلا نہ چھوڑ تو خیر الوارثین ہے۔ تیرے ہاتھ میں ہی کرم، عطا، عزّت اور سربلندی ہے۔ اور جب تُو آئے تو پھر مصیبت اور آزمائش نہیں آتی۔ اور جب تُو نزول فرمائے تو پھر مصیبت نازل نہیں ہوتی۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تیرے سوا کوئی رفعت عطا کرنے والا نہیں۔ تیرے سوا کوئی دفاع کرنے والا نہیں۔ میں نے تجھ پر ہی توکل کیا اور تیرے حضور ہی آ کر گر پڑا ہوں۔ تُو ہی متوکل لوگوں کی جائے پناہ ہے۔

اے میرے محسن! میرے ساتھ احسان کا سلوک فرما۔ میں تیرے سوا کسی اور محسن کو نہیں جانتا۔ اور اپنے رسول اور اپنے نبی محمدؐ پر درود و سلام بھیج۔ اس کی شان کو عظمت عطا کر اور مخلوق کو اس کا برہان دکھا۔ ہم اس کے دین کی خاطر تیرے حضور روتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں۔ جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے تُو اسے خوب جانتا ہے اور جو کچھ ہمارے سینوں میں ہے تُو اسے خوب دیکھتا ہے۔ مَیں پوری رضامندی سے تیرے ساتھ ہوں اور جو کچھ ہم تیری طرف سے ذخیرہ کرتے ہیں وہ صدق اور حسن کے ساتھ کرتے ہیں۔ اگر تُو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے۔ ہم نے وہی کچھ پایا جو تُو نے ہمیں عطا فرمایا۔ پس حمد صرف تیرے لئے ہے اور سب حمد کرنے والوں کی حمد تیری طرف ہی لوٹتی ہے۔ تُو ربِ رحیم ہے اور ملکِ کریم ہے۔ پس جو بھی تیری طرف آیا تو تجھے اپنا والی ٹھہرایا اور تجھ سے محبت کی اور تجھے ہی اپنے لئے خاص کر لیا۔ تُو اسے نامرادوں میں سے نہ بنا۔

پس بشارت ہو ان بندوں کے لئے جن کا تو ربّ ہے۔ اور اس قوم کے لئے جن کا تُو مولا ہے۔ تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت لے گئی اور تُو اپنے مخلص بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پس تیرے لئے ہی حمد ہے اول بھی اور آخر بھی اور ہر آن بھی۔

(نور الحق حصہ اول، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۶)

پاک استعدادیں رکھنے والوں کے لئے روح القدس کے نزول کی دعا:

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھیراوے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا مَیں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیتِ تامّہ اور عبودیتِ خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روحِ خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو مَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی

کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زِیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل [illegible] ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربّ جلیل یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فَالْحَمْدُ لَهُ اَوَّلًا وَ اٰخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا اَسْلَمْنَا لَهُ هُوَ مَوْلٰنَا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے لئے دعائے استخارہ مختلف جگہوں پر مختلف بیان فرمائی ہے اور بعض دفعہ خصوصاً علماء مخاطب ہیں جن کو قرآن کریم کی سورتیں یاد ہوتی ہیں اور پہلی دعائیں سمجھتا ہوں انہی کے لئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اور اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالبِ صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو"۔

اب ظاہر ہے کہ اس میں علماء ہی مراد ہیں کیونکہ عامۃ الناس کو تو سورۃ یٰسین یاد نہیں ہوتی کہ وہ پہلی رکعت میں اتنی لمبی سورۃ کی تلاوت کر سکیں۔ "اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادر کریم تُو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب ہے اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا کہ ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین

یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آ گئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حصہ پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینہ کو بکلّی بغض اور عناد سے دھو ڈال"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۲۹)

دعائے مباہلہ: "اے خدائے قادر و علیم! اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں نے دعویٰ مسیح موعود ہونے کا اپنی طرف سے بنالیا ہے اور یہ تیرے الہامات نہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں بلکہ میرا افتراء ہیں یا شیطانی وساوس ہیں تو آج کی تاریخ سے ایک برس گزرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو۔ لیکن اگر تُو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ تیرے الہام سے ہے اور یہ سب الہامات تیرے الہامات ہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں۔ تو اِس مخالف کو جو اپنے اشتہار مباہلہ کے ذریعہ سے میری تکذیب کرتا اور مجھ کو کاذب جانتا ہے ایک سال کے عرصہ میں نہایت دُکھ کی مار میں مبتلا کر۔" (انجام آتھم مع ضمیمہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱۔ صفحہ ۳۱۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ خدا نے اپنے عہد کو یاد کر کے لاکھوں انسانوں کو میری طرف رجوع دے دیا اور وہ مالی نصرتیں کیں جو کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں۔ پس اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ ذرا سوچو کہ کیا یہ انسانی مکر ہو سکتے ہیں۔ یہ وعدے تو براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ میں کئے گئے تھے جبکہ قوم کے سامنے ان کا ذکر کرنا بھی ہنسی کے لائق تھا اور میری حیثیت کا اس قدر بھی وزن نہ تھا جیسا کہ رائی کے دانے کا وزن ہوتا ہے۔ تم میں سے کون ہے جو مجھے اس بیان میں ملزم کر سکتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۷۹)

ایک دعا ہے شیعوں کے فتنہ کو دور کرنے کے لئے: "اے مالک و قادر خدا اب فضل کر اور رحم کر اور اس تفرقہ کو درمیان سے اٹھا اور سچ ظاہر کر اور جھوٹ کو نابود کر کہ سب قدرت اور طاقت اور رحمت تیری ہی ہے۔ آمین آمین آمین"۔ (سر الخلافۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۱۴)

اب مجوزہ مباہلہ کی دعا: "مَیں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہو جائیں کیونکہ میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں اور نہ میں کافر ہوں۔ اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول ﷺ کے فرمودہ سے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔ اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر مَیں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت برے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہزار دل بیزار ہوں اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دے گا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہو گی اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لائیں"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۲۷)

عبدالحق غزنوی اور محمد حسین بٹالوی وغیرہ مخالفین کے خلاف بددعا: "بالآخر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اے خداوند قدیر! اس ظالم اور سرکش اور فتّان پر لعنت کر اور ذلت کی مار اس پر ڈال جو اَب اس دعوتِ مباہلہ اور تقرریٔ شہر اور مقام اور وقت کے بعد مباہلہ کے لئے میرے مقابل پر میدان میں نہ آوے اور نہ کافر کہنے اور سب و شتم سے باز آوے۔ آمین ثم آمین"۔

(رسالہ موسوم بہ سچائی کا اظہار۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۸۲)

ایک مخالفانہ اشتہار کی اشاعت پر اپنی ذات اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے درمیان فیصلہ کے لئے دعا: "مَیں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو مَیں نے کی ہے یہ ہے کہ اے میرے ذوالجلال پروردگار اگر مَیں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مُفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش زٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ر نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولیٰ اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے پندرہ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلّت کی مار وارد کر اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔

اے میرے آقا، میرے مولیٰ، میرے منعم! میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تُو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں، تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو مَیں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵ر دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلّت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیزگار اور مَیں کذّاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر۔ اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر۔ آمین ثم آمین"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۰)

عبدالحق غزنوی سے مجوزہ مباہلہ کے لئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب عبدالحق غزنوی کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از طرف عاجز عبداللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایدہ۔

میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسبِ درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجال لکھا ہے مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے" یعنی باہمی اتفاق سے۔ "اور میرے امرتسر میں آنے کے لئے دو ہی غرضیں تھیں۔ ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ سے مباہلہ۔ مَیں بعد استخارہ مسنونہ انہیں دو غرضوں کے لئے مع اپنے قبائل کے آیا ہوں۔ اور جماعت کے کثیر دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ساتھ لایا ہوں اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں۔ اور متخلف پر لعنت بھیج چکا ہوں۔ اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے۔ مَیں تو حسب وعدہ میدان

مباہلہ یعنی عیدگاہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ کاذب اور کافر کو ہلاک کرے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (الاسراء:۳۷)۔ یہ بھی واضح رہے کہ میں ۱۵؍ جون ۹۳ء کے مباحثہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ میری طرف سے اخویم حضرت مولوی نورالدین صاحب یا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بحث کے لئے جائیں گے۔ ہاں مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں صرف یہ دعا ہو گی کہ میں مسلمان اللہ رسول کا متبع ہوں۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور آپ کی طرف سے یہ دعا ہو گی کہ یہ شخص درحقیقت کافر و کذاب اور دجال اور مفتری ہے۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور اگر یہ الفاظ میری دعا کے آپ کی نظر میں ناکافی ہوں تو جو آپ تقویٰ کی راہ سے لکھیں کہ دعا کے وقت یہ کہا جائے وہی لکھ دوں گا مگر اب ہرگز ہرگز تاریخ مباہلہ تبدیل نہ ہو گی۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ هُنَا وَمَا حَضَرَ فِيْ ذٰلِكَ التَّارِيْخِ وَالْيَوْمِ الْوَقْتِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲۔ خط بنام مولوی عبدالحق غزنوی صاحب)

اب جنگ مقدس کے آخری دن کی کچھ روئیداد آپ کے سامنے رکھی جاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہے اور اس میں دعا بھی ہے۔

"مجھ سے بھی اسی مجلس میں تین بیمار پیش کر کے ٹھٹھا کیا گیا کہ اگر دین اسلام سچا ہے اور تم فی الحقیقت ملہم ہو تو ان تینوں کو اچھا کر کے دکھلاؤ۔ حالانکہ میرا یہ دعویٰ نہ تھا کہ میں قادر مطلق ہوں۔ نہ قرآن شریف کے مطابق مواخذہ تھا۔ بلکہ یہ تو عیسائی صاحبوں کے ایمان کی نشانی ٹھہرائی گئی تھی کہ اگر وہ سچے ایماندار ہوں تو وہ ضرور لنگڑوں اور اندھوں اور بہروں کو اچھا کریں گے۔ مگر تاہم میں اس کے لئے دعا کرتا رہا اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تُو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہو گی۔ اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۳۳، ۴۳۴)

ہماری نئی نسل کو اس بات کا علم نہیں کہ جب آتھم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مناظرہ ختم ہوا تو عیسائیوں نے بڑی شرارت کے ساتھ بعض اندھے اور لنگڑے اور بہرے اکٹھے کئے اور ان کو آپ کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں آپ کو سچا ماننے میں، لیکن ہمارا مسیح تو لنگڑوں کو ٹھیک کر دیا کرتا تھا، اندھوں کو دکھائی دینے لگتا تھا اس کی برکت سے، اور بہرے سننے لگتے تھے۔ تو اتنی سی بات ہے ذرا ان کو ٹھیک کر دیں تو ہم آپ کو تسلیم کر لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو تمہارے مسیح نے یہ بھی تو کہا تھا کہ جو مجھ پر ایک رائی برابر بھی ایمان رکھتا ہے وہ یہ سارے معجزے دکھا سکے گا جو میں دکھا رہا ہوں۔ تو شکر ہے مجھے اندھوں کو اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اب تم میں اگر رائی برابر بھی مسیح کی صداقت پر ایمان ہے تو ان سب کو اچھا کر کے دکھاؤ۔ اتنی افراتفری پڑی کہ ان بیماروں لنگڑوں وغیرہ کو گھسیٹ گھسیٹ کر باہر لے جانا پڑا کیونکہ ظاہر ہے کوئی ان کو اچھا نہیں کر سکتا تھا۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خدا تعالیٰ نے حیرت انگیز نشان دکھایا۔

پادری عبداللہ آتھم کے مقابل پر اشتہار انعامی دو ہزار برائے اظہار حق: "اب دعا پر ختم کرتا ہوں۔ اے حیّ و قیّوم حق کو ظاہر کر اور اپنے وعدے کے موافق جھوٹوں کو پامال کر دے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۵۸)

جان الیگزانڈر ڈوئی کے نام خط میں اس کے اور پگٹ کے بارہ میں دعا۔ ابھی حال ہی میں الیگزانڈر ڈوئی کی موت کا دن امریکہ میں منایا گیا۔ اور اور بھی بہت سے ایسے رسائل اور اخبار اکٹھے ہوئے جن میں اس وقت کے زمانہ میں امریکہ کے تمام بڑے بڑے اخباروں نے کھلے بندوں یہ اقرار کیا کہ قادیان کا مسیح جیت گیا اور الیگزانڈر ڈوئی اسی طرح ہلاک ہوا جیسے اس نے پیشگوئی کی تھی۔ پہلے بھی بہت سے اخبارات ہماری طرف سے تراشوں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت نے کچھ مزید اخبار بھی اکٹھے کر لئے ہیں اور اس دفعہ الیگزانڈر ڈوئی کا دن احمدیت کے لحاظ سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ چنانچہ یہ تحریر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی:

"میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہے گا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ "جو انگلستان کا تھا" اور ڈوئی "جو امریکہ کا تھا" کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسان کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ سوائے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے اثر سے رہائی بخش۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کانٹوں میں سے زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر۔ کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے کسی انسان کے خون میں نجات نہیں۔ اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گزر گیا ہے۔ اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھیں کھول دے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچا لے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر تا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے۔ کس کے ضمیر میں ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دیں گے۔ اور تیری آواز سنیں گے پر اے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں۔ بلکہ ان پر رحم کر اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ ہر ایک قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے۔ جبکہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے تو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ تو نے اپنی وحی سے مجھے وعدے دئے ہیں ان وعدوں کو تو ضرور پورا کرے گا کیونکہ تو ہمارا خدا صادق خدا ہے۔ اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے۔ بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں۔ سو میرا بہشت مجھے عطا کر۔ اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے اس سے وہ بے خبر ہیں۔ اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں۔ آمین ثم آمین"۔

(مکتوبات احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مسیح موعود کے متعلق ...... یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے تمام کام کرے گا ... دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۶)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"ہاں یہ درست بات ہے اور یہ ہمارا حق ہے کہ جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے جبکہ ہم دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں۔ اور ہمارا صدق لوگوں پر مشتبہ ہو جائے۔ اور ہماری راہ کے آگے صدہا اعتراضات کے پتھر پڑ جائیں تو ہم اپنے خدا کے آگے روئیں اور اُس کی جناب میں تضرعات کریں اور اُس کے نام کی زمین پر تقدیس چاہیں اور اس سے کوئی ایسا نشان مانگیں جس کی طرف حق پسندوں کی گردنیں جھک جائیں۔ سو اسی بنا پر میں نے یہ دعا کی ہے۔ مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تُو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔ سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ مگر بغیر فانتصر کے۔ اور میری روح دیکھ رہی ہے کہ خدا میری سنے گا۔ اور میرے لئے ضرور کوئی ایسا رحمت اور امن کا نشان ظاہر کر دے گا کہ جو میری سچائی پر گواہ ہو جائے گا"۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۵۱۲، ۵۱۳)

اب جماعت کے لئے ایک دعا ہے:۔ "میں یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ ہر وقت میری تعلیم سنتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے گا اور ان کے دلوں کو کھول دے گا۔ اب میں اسی قدر پر بس کرتا ہوں کہ جو مدعا میں نے پیش کیا ہے میری جماعت کو اس کے پورا کرنے کی توفیق دے اور ان کے مالوں میں برکت ڈالے۔ اور اس کار خیر کے لئے ان کے دلوں کو کھول دے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۰۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کی اصلاح کے لئے ایک بہت دردمندانہ دعا کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کے زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ نے آپ کی مالی توفیقات کو جو بڑھایا ہے کیا آپ نے ان توفیقات کے مطابق اپنی مالی قربانی کو بھی بڑھایا ہے کہ نہیں۔

جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے در حقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا۔ صرف تقویٰ پہنچتی ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم رہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔ سو افسوس ہزار افسوس کہ ان باتوں کا کچھ بھی اثر میں نہیں دیکھتا۔ مگر دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا، جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۲۶،۲۲۵)

جماعت کو ایک نصیحت ہے کہ اپنے سب بھائیوں کیلئے بھی دعا کرتے رہا کریں۔

"اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر مَیں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہئے کہ مَیں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ مَیں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۳۳،۲۳۲)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی بیعت پر حضور نے اُن کے لئے جو دعا کی وہ یہ تھی:

"ثَبَّتَكُمْ عَلَى التَّقْوٰى وَالْاِيْمَانِ وَافْتَحْ لَكُمْ اَبْوَابَ الْخُلُوْصِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْفُرْقَانِ. آمِيْن ثُمَّ آمِيْن"۔ یعنی اللہ تمہارا دل تقویٰ اور ایمان پر ثابت قدم کر دے اور خلوص کے دروازے آپ پر کھول دے اور اپنی محبت عطا کرے اور فرقان نصیب فرمائے۔ "اشتہار شرائط بیعت بھیجا جاتا ہے۔ جہاں تک وسعت و طاقت ہو اس پر پابند ہوں۔ اور کمزوری کے دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہتے رہیں۔ اپنے ربّ کریم سے مناجات خلوت کی مداومت رکھیں۔ اور ہمیشہ طلب قوت کرتے رہیں۔...... بے وقوف وہ شخص ہے جو اس سے (یعنی اس دنیا سے) دل لگاوے۔ اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ تا غیب سے قوت پاؤ۔ دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو"۔ دعا یہ کرو:

"اے رب العالمین! تیرے احسان کا مَیں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دین و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۴،۵،۶)

آپ تعزیت کے خطوط کس قسم کے لکھا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک خط ہے جو حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی پہلی اہلیہ کی وفات پر ان کو لکھا گیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا اور ان الفاظ میں تعزیت فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے اور اس کے عوض کوئی آپ کو بھاری خوشی بخشے"۔ اب یہ کیسی عظیم الشان دعا ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک تعزیت بھی اسی نوع کی تھی۔ وہ بھاری خوشی یہ تھی کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی شادی ہو گئی۔ "اس کے عوض کوئی آپ کو بھاری خوشی بخشے۔ میں اس درد کو محسوس کرتا ہوں جو اس ناگہانی مصیبت سے آپ کو پہنچا ہوگا۔ اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ آئندہ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے آپ کو بچائے اور پردہ غیب سے اسباب راحت آپ کے لئے میسر کرے۔ میرا اس وقت آپ کے درد سے دل دردناک ہے اور سینہ غم سے بھرا ہے۔ خیال آتا ہے کہ دنیا کیسی بے بنیاد ہے۔ ایک دم میں ایسا گھر کہ عزیزوں اور پیاروں سے بھرا ہوا ہو ویران بیابان دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس رفیق کو غریق رحمت کرے اور اس کی اولاد کو عمر اور اقبال اور سعادت بخشے۔ لازم ہے کہ ہمیشہ ان کو دعائے مغفرت میں یاد رکھیں"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۹۴،۹۳)

حضرت چودھری رستم علی صاحبؓ کے نام دعائیہ خطوط سے یہ مختصر سا اقتباس ہے: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

"آپ کے لئے دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت محمود کرے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۳)

نیز آپ کو ایک خط میں یہ بھی تحریر فرمایا:-

"دنیا مقام غفلت ہے۔ بڑے نیک قسمت آدمی اس غفلت خانہ میں رو بحق ہوتے ہیں۔ استغفار پڑھتے رہیں اور اللہ جلشانہ سے مدد چاہیں۔ یہ عاجز آپ کو دعا میں فراموش نہیں کرتا۔ ترتیبِ اثر وقت پر موقوف ہے۔ اللہ جلشانہ آپ کو دنیا و آخرت میں توفیق خیرات بخشے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۵)

آپؓ کے بیٹے کی وفات پر تعزیت فرماتے ہوئے لکھا:- "اللہ تعالیٰ آپ کو اس رنج کے عوض میں راحتِ دلی سے متمتع کرے۔ آمین"۔ (مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۲)

اسی طرح آپ کے نام ایک اور خط میں تحریر فرمایا:-

"خدا تعالیٰ آپ کو مکروہات زمانہ سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ یہ عاجز آپ کے لئے اور چودھری محمد بخش صاحب کے لئے دعا میں مشغول ہے۔ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۷)

پھر ایک اور خط میں آپ کے نام لکھتے ہیں کہ:- "مَیں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم جلشانہ آپ کو ترددات پیش آمدہ سے مخلصی عطا فرماوے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۱۵)

رسالہ "سراج منیر" پر جو آپ نے مالی معاونت کی تھی اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں: "آپ کی ہمدردی دینی کے معلوم کرنے سے بار بار آپ کے لئے دعا نکلتی ہے کہ خداوند کریم جلشانہ آپ کو محمود الدنیا و العاقبت کرے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد ۵ نمبر ۳۔ صفحہ ۳۵)

اب یہ اقتباس میں آخری پیش کر دیتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت ہو رہا ہے:۔

"مَیں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو مَیں اس دنیا سے گزر جاؤں۔ مَیں اپنے اُس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ آخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا هُوَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ مَیں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور مَیں اُس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۹۵،۲۹۴)

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

ربوبیت کے جسمانی مظاہر

والدین کی خدمت

الحاج کریم احمد ظفر صاحب ملک

ہمارے مذہب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک کامل دین ہے اور ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں راہنمائی ملتی ہے اور ہر انسانی رشتہ اور تعلق پر پوری وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس مضمون میں خاکسار صرف والدین کا مقام اور ان کے حقوق نیز اولاد کی ذمہ داریاں اور فرائض کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہے۔ جس کی اہمیت آج کے دور میں روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے۔

ارشادات الٰہی

دنیا میں سب سے مقدس اور عظیم اس رشتہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

کہ ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ (عنکبوت:۹)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:۔

ترجمہ:۔ "تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں (ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر"

(بنی اسرائیل:۲۴)

سورۃ النساء میں فرمایا:۔

ترجمہ:۔ "اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو"۔ (النساء ۳۷)

سورۃ احقاف میں فرمایا:۔

ترجمہ:۔ "اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی۔ کیونکہ اس کی ماں نے اسے کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا۔ اور اس کے اٹھانے اور دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے"۔

(احقاف:۱۶)

سورہ لقمان میں فرمایا:۔

ترجمہ:۔ "اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو انسان کو اپنے والدین کے متعلق (احسان کرنے کا) تاکیدی حکم دیا تھا اور اس کی ماں نے اسے کمزوری کے ایک دور کے بعد کمزوری کے دوسرے دور میں اٹھایا تھا۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے عرصہ میں تھا"۔

(لقمان:۱۵)

ترجمہ:۔ سورہ بنی اسرائیل میں والدین کیلئے یہ دعا سکھائی کہ:۔

"اور رحم کے جذبہ کے ماتحت انکے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر۔ اور ان کیلئے دعا کرتے وقت کہا کرو کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی"

(بنی اسرائیل ۲۵)

قرآن کریم کی ان جملہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے بعد والدین کے ساتھ غیر معمولی حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور ایسی تاکید فرمائی ہے کہ کسی بھی لمحے والدین کی خدمت اور ان کی تعظیم سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ والدین کی غیر معمولی خدمت اور ان کی عزت و تکریم کرنے کی وجہ یہ فرمائی ہے کہ ہمارے والدین نے ہماری پیدائش اور پرورش میں بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کیا ہوتا ہے اسلئے وہ یہ حق رکھتے ہیں اور اولاد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے۔ اور ان کی غیر معمولی خدمت کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

عارضی اور ظلی طور پر دو اور بھی وجود ہیں جو ربوبیت کے مظہر ہیں ایک جسمانی طور پر اور دوسرا روحانی طور پر جسمانی طور پر والدین ہیں اور روحانی طور پر مرشد اور ہادی ہیں۔ دوسرے مقام پر تفصیل کے ساتھ بھی ذکر فرمایا ہے۔ یعنی خدا نے یہ چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو اور والدین سے احسان کرو۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا اس حالت میں ماں کیا خدمات کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمات کا کس طرح متکفل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ناتواں مخلوق کی خبر گیری کیلئے دو محل پیدا کر دیئے ہیں۔ یہ خدا کی کمال ربوبیت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ ان کے تکفل میں ہر قسم کے دکھ شرح صدر سے اٹھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی زندگی کیلئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس خدا تعالیٰ نے تکمیل اخلاق فاضلہ کیلئے رب الناس کے لفظ میں والدین اور مرشد کی طرف ایما فرمایا ہے تاکہ اس مجازی اور شہود سلسلہ شکر گزاری سے حقیقی رب اور ہادی کی شکر گزاری میں لے جاویں"۔ (ملفوظات جلد اول ص 315)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے سورہ بنی اسرائیل کی مذکورہ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔

"او مخاطب! تیرے سربی اور محسن اور پالنے والے کا حکم تو یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی پرستش اور فرمانبرداری نہ کی جائے اور ماں باپ سے پورا نیک سلوک ہو۔ اگر او مخاطب تیرے جیتے ہوئے والدین بوڑھے ہو جاویں ایک یا دونوں تو خبردار کبھی ان سے کسی قسم کی کراہت نہ کر بیٹھو اور نہ کبھی ان کو جھڑکو اور ان سے پیاری اور میٹھی نرم ادب کی باتیں کرنا"۔ (تصدیق براہین احمدیہ ص 258)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں

"ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کیا جاوے تو بچے پیر دھو دھو کر پئیں۔ میں نے ۱۴ بچوں کا بلاواسطہ باپ بن کر دیکھا کہ بچوں کی ذرا سی تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکر میں ان کے حق میں دعا کرو۔ میں اپنے والدین کیلئے دعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا جس میں ان کیلئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک بنے ماں باپ کو راحت پہنچتی ہے اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ اس قدر ان کی مدارات رکھو کہ اف کا لفظ بھی منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ ان کو جھڑکو۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ماں باپ مشرک بھی ہوں تب بھی ان کی اعانت و اطاعت ملحوظ رکھو"۔

(بدر اکتوبر 1913)

پھر فرماتے ہیں "ان کی پرورش دنیاداروں کے لحاظوں سے نہیں بلکہ دلی محبت اور پیار سے اس طرح کرنا جس طرح پرندے اپنے بچوں کو پروں میں پرورش کیلئے لیتے ہیں اور خدا سے یوں دعائیں مانگنا کہ اے میرے رب ان سے اس طرح رحم کا سلوک فرما جس طرح انہوں نے میرے لڑکپن میں پرورش فرمائی۔ غرض جیسے والدین تیرے لڑکپن میں ہمدرد تھے ایسے ہی تو ان کیلئے ہو"۔

(تصدیق براہین احمدیہ ص 259)

ارشادات نبویؐ

حسن سلوک کا مستحق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا۔ پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن صحبه ومسلم)

بدقسمت شخص

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک! مٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) یعنی ایسا شخص قابل مذمت اور بدقسمت ہے لوگوں نے عرض کیا۔ حضور کونسا شخص؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب رغم انف من ادرك ابويه)

رضاعی والدہ کی خدمت

حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے اس دوران ایک عورت آئی تو حضورؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضور اس قدر عزت افزائی فرما رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حضورؐ کی

باقی صفحہ (۱۵) پر ملاحظہ فرمائیں

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینگولین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794, 27-0471

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

GUARANTEED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

SONIKYA

HAWAI

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd

24,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA 15

گلدستہ درویشان کے وہ پھول جو مرجھا گئے

حضرت منشی محمد الدین واصلباقی رضی اللہ عنہ

از حکیم چوہدری بدرالدین عامل بھٹہ درویش قادیان

۱۹۴۷ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے عطا کردہ نور کی روشنی میں مستقبل میں دور تک حالات پر نگاہ ڈال کر قادیان میں دیار مسیح موعود علیہ السلام کی آبادی اور شعائر اللہ کی خدمت کیلئے یہاں ۳۱۳ افراد کو آباد رہنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ بعد میں ایک مرتبہ درویشوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے یہ بھی فرمایا کہ آپ لوگوں کو بطور بیج یہاں رکھا گیا ہے۔

ان ابتدائی دریشان میں آخری قافلہ ۱۵ر نومبر ۱۹۴۷ء کو چلے جانے کے بعد جب فہرست کو آخری شکل دی گئی تو یہ ۳۲۶ افراد تھے۔ ان میں گیارہ صحابہ کرام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تھے اور باقی ۳۱۰ خدام تھے یوں سمجھ لیں کہ گیارہ صحابہ ہی انصار اللہ میں شامل تھے۔ اور باقی سب کے سب خدام تھے۔ نہ کوئی طفل تھا نہ لجنہ اماء اللہ۔

ابتدائی طور پر یوں سمجھا جاتا تھا کہ ہر دو ماہ بعد نئے افراد کچھ تعداد میں یہاں آجایا کریں گے اور ان کے تبادلہ میں قادیان سے انتہائی ضرورت مند خواہ بیماری کی وجہ سے یا دیگر خاندانی الجھنوں کی وجہ سے مجبور افراد واپس جا سکا کریں گے۔ چنانچہ جنوری ۱۹۴۸ء میں ایک قافلہ قادیان آیا جس میں دس افراد قادیان میں قیام کی غرض سے تشریف لائے اور ان کے تبادلہ میں قادیان سے دس افراد کو اپنے گھروں کو واپس بھجوادیا گیا۔ پھر دو ماہ بعد ایک قافلہ آیا ماہ مارچ ۱۹۴۸ء میں اس قافلہ میں ۱۵ افراد آئے تھے ان کے بدلہ میں قادیان سے ۱۵ ضرورت مند مجبور افراد کو واپس بھجوادیا گیا۔ پھر دو ماہ بعد مئی ۱۹۴۸ء کو ایک قافلہ آیا اس میں ۳۴ افراد قادیان میں قیام کیلئے آئے اور ان کے تبادلہ میں یہاں سے ۳۴ افراد کو واپس بھجوادیا گیا۔ ان آنے والے ۳۴ افراد میں گیارہ صحابہ کرام تھے۔ ابتداء میں قیام کرنے والے افراد میں بھی تیرہ صحابہ کرام تھے۔ اور ماہ مارچ میں آنے والے افراد میں ایک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تھے اس طرح کل ملا کر ابتداء میں ٹھہرنے والے گیارہ۔ ماہ مارچ میں آنے والے ایک اور پھر ماہ مئی میں آنے والے تیرہ اس طرح صحابہ کی تعداد ۲۵ ہوگئی۔

قربان جاؤں اپنے آقا سیدنا المصلح الموعودؓ پر کہ ان کی فراست نے جہاں جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز کی آبادی کیلئے تین سو تیرہ افراد کو بطور بیج رکھنے کیلئے چنا وہاں ان میں ۲۵ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی شامل فرمایا۔ اور ان میں تین بابرکت وجود ایسے بھی تھے جنہیں خود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب میں اپنے فدائی اصحاب ۳۱۳ کی فہرست میں شمار فرمایا ہے۔ یہ تین گوہر آب دار جنکی چمک قیامت تک روشنی بکھیرتی رہے گی۔ یہ ہیں

۱۔ مکرم و محترم حضرت منشی محمد الدین صاحبؓ واصلباقی کھاریاں ضلع گجرات

۲۔ مکرم و محترم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ

۳۔ مکرم و محترم حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ

یہ سعادت قادیان کی مقدس بستی کے حصہ میں آئی۔ شاید ہی دنیا میں کوئی اور ایسا شہر موجود ہو جس میں بیک وقت اتنی مختصر سی جماعت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں تین صحابہ موجود ہوں۔ ان تین بزرگ شخصیتوں کی موجودگی سے درویشوں کو بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

ان بزرگ ہستیوں میں سے اس وقت مکرم و محترم حضرت منشی محمد الدینؓ کا ذکر خیر کرنا ہے۔ اس غرض کیلئے میں نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات پر کوئی ایسا مضمون قادیان میں نہیں چھپا کیونکہ اس وقت تک قادیان سے کوئی اخبار جاری نہیں ہوا تھا۔ اور ڈاک کی خرابی کے باعث الفضل بھی باقاعدہ نہیں آرہا تھا۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ جب ربوہ جاؤنگا تو آپ کے خاندان میں سے جس فرد سے بھی ملاقات ہوگی ان سے آپ کے حالات کے بارہ میں معلومات حاصل کرونگا۔ چنانچہ جب ستمبر ۱۹۹۸ء میں ربوہ جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں میں نے مکرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی ربوہ سے ملاقات کی جو حضرت منشی محمد الدین صاحب کے پوتے ہیں اور انہوں نے مجھے اپنے والد بزرگوار محترم حضرت صوفی غلام احمد صاحب کے لکھے ہوئے ایک مضمون کی فوٹو سٹیٹ کاپی مرحمت فرمائی۔ جس سے مجھے حضرت منشی محمد الدین صاحبؓ کے زندگی کے حالات معلوم ہوئے ہیں۔ اور ان کے اس مضمون سے فائدہ اٹھا کر میں نے یہ مضمون ترتیب دیا ہے۔

آپ کے چھکڑ دادا (چھکڑ دادا پنجابی میں چھٹی پشت اوپر والے باپ کو کہا جاتا ہے) الہ دین صاحب قوم جٹ جھمٹ اٹھارویں صدی کے آخر میں ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں موضع مڈھ سے ہجرت کر کے ضلع گجرات کے ایک گاؤں دھوریہ میں رہائش پذیر ہوگئے تھے اور پھر آپ کے ایک پوتے نے مڈھ گاؤں سے دو میل کے فاصلہ پر موضع ھقیقہ میں کچھ زرعی جائیداد حاصل کرلی۔ یہ گاؤں موضع پنڈی رام پور کے قریب تھا اور لوگ دونوں گاؤں کو ملا کر پنڈی ھقیقہ کے نام سے پکارتے تھے بعد میں آبادی بڑھ جانے سے یہ دونوں گاؤں فاصلہ کم ہوتے ہوتے آپس میں مل گئے تھے اور یہ گاؤں تحصیل کھاریاں سے منڈی بہاؤالدین کو جانے والی سڑک پر واقع تھا۔ اب کھاریاں کی آبادی اُس گاؤں تک پہنچ چکی ہے۔

آپ کی پیدائش ۱۸۷۴ء میں اسی گاؤں میں ہوئی قرآن کریم پڑھ چکنے کے بعد کھاریاں پرائمری سکول سے پرائمری تک تعلیم مکمل کر کے ورنیکلر مڈل سکول ڈنگہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے ورنیکلر مڈل پاس کیا ۱۸۸۸ء میں پٹوار کی تعلیم حاصل کی اور ۱۸۸۹ء میں موضع ملانی میں تعینات ہوئے۔ یہ گاؤں بھی تحصیل کھاریاں میں واقع ہے۔ اور اس کی حد کشمیر ریاست کی حد سے ملتی ہے۔ بعد میں ترقی کرتے ہوئے آپ گرداور قانونگو اور مزید ترقی کرتے ہوئے آپ تحصیل کھاریاں میں واصلباقی کے عہدہ پر متعین ہوئے۔ (واصلباقی سے مراد یہ ہے کہ اس دفتر میں تحصیل کے تمام تر مالیہ لگان اور قرضہ جات کی وصولیابی اور بقایاجات کا حساب رہتا ہے) اور پھر ضلع ہیڈ کوارٹر میں واصلباقی کے عہدہ پر تبدیل ہو کر ۱۹۲۹ء میں ضلع گجرات سے ریٹائر ہوئے۔

ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے زندگی وقف کردی حضرت المصلح الموعودؓ نے آپ کا وقف منظور فرما کر آپ کو سندھ کی زمینوں پر مقرر کیا اور پھر بعد میں دفتر جائیداد و صدر انجمن احمدیہ میں خدمات کی توفیق پائی۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب براہین احمدیہ پڑھ کر آپ پر حق آشکار ہوگیا اور آپ نے ۱۸۹۴ء میں بذریعہ خط بیعت کرلی اور ۱۸۹۵ء میں قادیان حاضر ہو کر بیعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ نے خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی زیارت کے وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تیسرے نمبر پر پاس ہوئے ہو۔ اس خواب کے چند روز بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ضمیمہ انجام آتھم شائع ہوئی تو اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ۳۱۳ صحابہ کے نام شائع فرمائے۔ اس میں آپ کا نام (۳۔ میاں محمد الدین صاحب پٹواری ملانی ضلع گجرات) تیسرے نمبر پر درج تھا۔

تقسیم ملک کے وقت آپ ستمبر ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے پاکستان چلے گئے تھے پھر گیارہ مئی ۱۹۴۸ء میں جو تیسرا قافلہ قادیان میں آباد رہنے والوں کا آیا تو آپ اس میں شامل تھے۔ اور آپ کے علاوہ ۱۲ اور صحابہ بھی اس قافلہ

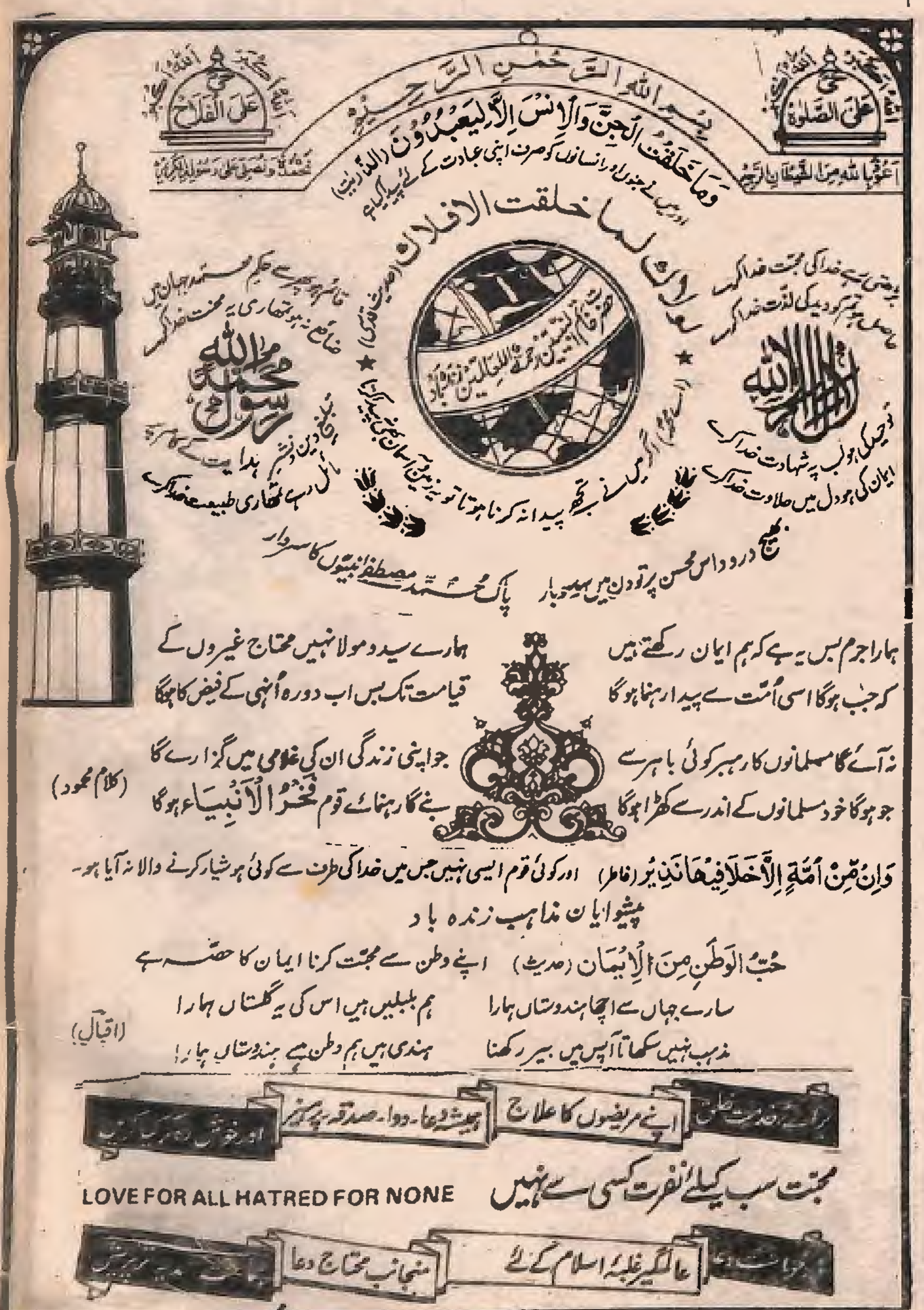

مین آئے تھے۔ گویا اس قافلہ میں تین صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ۳۱۳ صحابہ کی شائع کردہ فہرست میں سے تھے اور ۱۰ صحابہ مزید تھے۔ اور باقی خدام تھے۔ جو دیار مسیح کی دربانی کا شوق دلوں میں لئے حاضر ہوئے تھے۔ اس وقت جبکہ میں یہ تحریر لکھ رہا ہوں ان بزرگوں میں سے کوئی بھی حین حیات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا قادیان میں ان بزرگوں کے بھجوانے کا مقصد ہی یہ تھا کہ قادیان میں مقیم افراد کی اعلیٰ تربیت کی جائے سو یہ عمل ان بزرگوں کے آنے سے شروع ہوگیا۔ مساجد میں ترجمۃ القرآن کی کلاسیں جاری ہوئیں۔ اور فجر کی نماز کے بعد صحابہ کرام نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی روایات بیان کرنا شروع کیں اس میں حضرت منشی صاحب نے بہت گراں قدر حصہ ڈالا اور کئی مہینوں تک آپ صبح فجر کی نماز کے بعد روایات سناتے رہے۔ آپ نے ایک مرتبہ یہ بتایا کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں حاضر تھا اور بہت سے صحابہ کرام حاضر تھے۔ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ بڑے بڑے عالم فاضل صحابہ حضور کی صحبت میں ہیں۔ میں کم علم ہوں میں کیا حاصل کر سکوں گا۔ میرے دل میں اس خیال کا آنا ہی تھا کہ حضور نے میری طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا۔

میاں محمد الدین اتقوا اللہ و یعلمکم اللہ میں نے حضور کی اس بات کو پلّے باندھ لیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن کو روشن کر دیا، اور مجھے بہت سی باتیں یاد رہنے لگیں۔ حتیٰ کہ عین بڑھاپے میں میں نے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سے چالیس حدیثیں مع جملہ راویوں کی سند کے یاد کرلیں۔ ظاہر ہے یہ ایک معجزہ کا حکم رکھتی ہوئی بات ہے۔ ایک حدیث ۳۰ واسطوں سے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتی ہے۔

آپ ہمیشہ باوضو رہتے تھے میں نے خو دیکھا آپ صاف پاک مٹی کا ایک ڈھیلہ اپنی جیب میں رکھتے تھے جونہی وضو ٹوٹتا فوراً مٹی کا ڈھیلہ نکال کر تیمّم کر لیتے اور جب پانی میسر آتا وضو فرما لیتے۔ آپ مسجد مبارک میں فجر کی نماز پڑھ کر گھر جا رہے تھے۔ مہمان خانہ سے گزرتے ہوئے کسی فرش کی اینٹ سے ٹھوکر کھا کر گر پڑے کولہے پر چوٹ آئی غالباً ہڈی میں فریکچر ہوا۔ درویشان اٹھا کر گھر لے گئے۔ احمدیہ شفا خانہ سے مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب علاج کرتے رہے۔ دو روز کی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۵۱-۱۱-۱ کو آپ کی روح الرفیق الاعلیٰ کی طرف پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۳۱۳ مغموم درویشوں کے کندھوں پر ایک ایسی محبوب ہستی کا جنازہ تھا جنہیں قیامت تک بھلایا نہیں جا سکے گا۔ بہشتی مقبرہ میں قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اور بعد تیاری قبر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ امیر جماعت احمدیہ قادیان جو خود بھی صحابہ میں سے تھے نے دُعا کرائی۔

آپ کی وفات کے وقت آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی حین حیات موجود تھے اور سب ہی خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں مصروف تھے۔

۱- سب سے بڑے بیٹے صوفی غلام احمد صاحب- ۱۹۲۳ء میں علاقہ ملکانہ میں تبلیغ کے میدان میں خدمت کی پھر احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سپرنٹنڈنٹ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ٹیچر کے طور پر اور ۳۵ء میں بورڈنگ تحریک جدید سپرنٹنڈنٹ، پھر نائب ناظر بیت المال اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ناظر بیت المال خرچ اور ناظر اعلیٰ ثانی مقرر فرمایا۔

۲- دوسرے بیٹے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے معالج ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

۳- تیسرے بیٹے چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بار ایٹ لاء کو بطور مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ اور وکیل القانون تحریک جدید کی خدمت کی توفیق ملی اور آپ کے بیٹے لطیف احمد جھمٹ بھی نائب وکیل المال ثانی کے طور پر خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔

۴- چوتھے بیٹے چوہدری غلام یٰسین صاحب بطور مبلغ امریکہ فلپائن و انڈونیشیا خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح آپ کے داماد مولوی باسط احمد آئیوری کوسٹ میں بطور مبلغ خدمت کر رہے ہیں۔

۵- آپ کی بیٹی اور ان کے میاں ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل نے بطور مبلغ اٹلی و سیرالیون خدمت کی توفیق پائی۔

۶- آپ کے پوتے مکرم مبارک مصلح الدین صاحب بطور وکیل المال ثانی اور مبارک مصلح الدین صاحب کا بیٹا محمد الدین انجینئر بطور واقف زندگی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

۷- حضرت منشی محمد الدین صاحبؓ کی ایک نواسی سکینہ بیگم کے شوہر میجر عبدالحمید صاحب نے بطور مبلغ امریکہ و جاپان خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے نفوس و اموال میں برکت عطا فرمائے اور خدمتِ دین کا جذبہ ان میں پشت در پشت تک قائم رکھے۔ آمین

درخواست دُعا

محترمہ امۃ الرحیم شدید پریشان ہیں۔ صحت و تندرستی درازیٔ عمر دینی و دنیاوی ترقیات، جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے واسطے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-۱۰۰/)

دارالحکومت دہلی میں کامیاب ساتویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد

ایک خاندان کے چھ افراد کا قبول احمدیت

مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۲۰۰۰ء بوقت دوپہر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کی صدارت میں مسجد بیت الہادی دہلی کے صحن میں اس کانفرنس کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر کی۔ دوسری تقریر خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی کی ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' کے عنوان سے ہوئی۔ تیسری تقریر ''پیشوایان مذاہب کا احترام اور ہماری تعلیم'' کے عنوان سے محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے کی۔ چوتھی تقریر ''خلافت احمدیہ اور اس کی برکات'' کے عنوان سے مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان کی ہوئی اور آخر پر محترم مولانا کریم الدین صاحب شاہد نے صدارتی خطاب فرمایا آپ نے ظہور امام مہدی کے متعلق بہت ہی مدلل تقریر فرمائی۔ آخر پر مکرم مولانا سید عزیز احمد صاحب نے شکریہ احباب پیش کیا اور اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دہلی اور گردونواح کے علاوہ یوپی ہریانہ اور پنجاب سے سیکڑوں کی تعداد میں احمدی احباب نے کانفرنس میں شرکت کی نیز مرکز قادیان سے علماء سلسلہ کے علاوہ بڑی تعداد میں خدام و انصار بزرگان بھی حاضر ہوئے۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی)

رامامنڈی ضلع بھٹنڈہ (پنجاب) میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۰۰۰-۱۲-۳ بروز اتوار کو رامامنڈی ضلع بھٹنڈہ میں مکرم شمشاد علی صاحب کے گھر میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں کثرت کے ساتھ مرد و زن نے شمولیت کی اس اجلاس میں وہاں کے مسلمانوں کے علاوہ غیر از مسلم بھائیوں نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک و نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب۔ مولوی صادق احمد صاحب اور خاکسار محمد امین ندیم نے سامعین کو جماعت احمدیہ کا پیغام دیا۔ اسی طرح ظہور امام مہدی کے بارے میں اور ماہ رمضان المبارک کے فوائد اور برکات کے بارے میں لوگوں کے سامنے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سامعین نے بڑے ہی توجہ سے باتیں سنی۔ مکرم شمشاد علی صاحب نو احمدی نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ لوگوں کے سامنے بیان کیا۔

آخر پر جو لوگ وہاں پر جمع تھے سبھی کو کھانا اور چائے وغیرہ پلائی۔ بعد ازاں۔ مکرم مولوی صادق صاحب کی دُعا کے ساتھ اس بابرکت اجلاس کا اختتام ہوا۔ احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری مساعی قبول فرمائے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ترقی دے۔

کیرنگ (اڑیسہ) میں ہفتہ تحریک جدید کا انعقاد

مورخہ ۱۸ تا ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو جماعت احمدیہ کیرنگ کے زیر اہتمام ہفتہ تحریک جدید کا انعقاد ہوا۔ دوران ہفتہ ہر شام بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ کیرنگ میں اجلاسات منعقد کئے گئے جس میں تحریک جدید کی غرض و غایت اہمیت و افادیت کے عنوانات کے علاوہ انفاق فی سبیل اللہ کی طرف احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی گئی مکرم مولوی وسیم احمد خان صاحب نمائندہ تحریک جدید قادیان مکرم مولوی حاتم خان صاحب مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب مکرم مولوی قمر الحق خان صاحب اور خاکسار نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

(شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

اعلان نکاح

عزیزہ امۃ الکلیم بنت مکرم محمد سلیم صاب جینا ساکن فلک نما حیدر آباد کا نکاح مکرم مولوی محمد فہیم الدین صاحب ابن مکرم حکیم محمد فخر الدین صاحب ساکن چنتہ کنٹہ آندھرا کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۰۰۰-۱۱-۱۸ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(طاہر احمد محمود قادیان)

دعائے مغفرت

مکرمہ کنجی عائشہ صاحبہ آف پنگاڈی کیرلہ جو کہ مکرم فخر الدین صاحب مالاباری درویش کی تیسری بیٹی تھی وہ مورخہ ۲۰۰۰-۱۲-۲۱ صبح وفات پا گئیں ہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (منیر احمد مالاباری قادیان)

شولاپور مہاراشٹر میں تین حفاظ کا قبول حق

صوبہ مہاراشٹر کے شولاپور میں سوائے ایک پرانے احمدی کے جو کہ تیاپور سے آکر یہاں آباد ہوگئے کوئی احمدی نہ تھا یہاں اب اللہ کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ احمدیت میں شامل ہو چکے ہیں۔ ابھی حال ہی میں شولاپور شہر کی ایک پر بھاکر مہاراج بستی جہاں پر ہزاروں کی تعداد میں مسلمان آباد ہیں جو کہ کافی پچھڑے ہوئے ہونے کی بناء پر کلمہ تک نہیں جانتے جب احمدی معلم کے ذریعہ ان مسلمانوں کو کلمہ نماز و دینی تعلیم دی جانے لگی تو شہر کے کچھ مولویوں کو ان مسلمانوں و اسلام کا خیال آیا اور ہمارے معلم کے مقابلہ پر مولوی محمود الحسن صاحب ساکن دہرہ دون نائب پیش امام تبلیغی مرکز مکہ مسجد شولاپور کو یہ کہہ کر کہ قادیانی مولویوں سے بالکل بات نہ کرنا کیونکہ یہ حضرت محمدؐ کے دین کو ختم کر کے ایک نیا دین پھیلا رہے ہیں اسلئے یہ اسلام کے دشمن و واجب القتل ہیں تعلیم دینے کیلئے مقرر کر دیا جس پر بستی والوں نے یہ کہتے ہوئے کہ آج سے پہلے آپ لوگ کہاں سوئے ہوئے تھے اپنے بچوں کو اس مولوی کے پاس پڑھانے سے انکار کر دیا اب اپنی دال گلتی ہوئی نہ دیکھ اس مولوی کو بہت غصہ آیا اور اُس نے قتل کے ارادہ سے آدھی رات ۱۲-۱۳ غنڈوں کو مع چاقو چھرا کے ساتھ لیکر خاکسار کے گھر میں گھس کر کہا کہ تم نے حضرت محمدؐ کے مقابل پر ایک نبی کو لاکر کھڑا کر دیا ہے بتاؤ تمہارا کلمہ کیا ہے جب خاکسار نے کلمہ سنایا تو اُس نے طیش میں آکر کہا کہ یہ تو تم صرف ہمیں سناتے ہو ورنہ دل میں تمہارے مرزا رسول اللہ ہے اس پر خاکسار نے اپنی اڑھائی سال کی شاذیہ عقیل نامی وقف نو بچی کو بلا کر کلمہ سنانے کیلئے کہا تو خاکسار کی بچی نے کلمہ کے علاوہ اور بھی بہت ساری دین کی باتیں سنادیں جس پر یہ مولوی نادم اور شرمندہ ہو گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ یہاں کوئی بدتمیزی و شرارت نہیں کرے گا واپس جاکر اُس کی اس حمایت کی وجہ سے وہاں کے مولوی و اُس کے ساتھیوں نے یہ کہتے ہوئے کہ تو تو قادیانی ہو گیا مخالفت شروع کر دی اور اُس کی چار مہینہ کی تنخواہ امامت بھی روک لی کیونکہ اب اُس نے خاکسار سے تبلیغی رابطہ قائم کر کے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ بھی شروع کر دیا تھا تحقیق مکمل ہونے کے بعد ایک روز یہ مولوی صاحب اپنے دو اور حفاظ ساتھیوں کے ساتھ جو کہ اُتر پردیش ضلع سہارنپور کے رہنے والے ہیں کو خاکسار کے گھر لیکر آئے اور خاکسار کی بچی سے اُن کو ملوایا جب خاکسار کی بچی نے ان حفاظ صاحبان کو بھی کلمہ اور بہت سی دین کی باتیں سنائیں تو یہ بھی بہت متاثر ہوئے اور احمدیت کا مطالعہ کر کے بالآخر احمدیت میں شامل ہوگئے یہ دونوں حفاظ بھی قبول حق سے قبل جماعت کے شدید مخالف ہونے کی وجہ سے احمدیت کا نام و نشان مٹانے کا ذمہ لیکر اس علاقہ میں کام کر رہے تھے اور اس طرح اللہ کے فضل سے یہ اڑھائی سال کی وقف نو بچی احمدیوں کے گھر کا پانی پینا تک حرام سمجھنے والے تین حفاظ کی ہدایت کا باعث بن گئی۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

ضروری تصحیح: ۔بدر ملینیئم نمبر کے صفحہ ۱۸۴ کے بعد صفحہ ۳ کے اوپر جو تصویر محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ بعض نومبائعین بچوں کی شائع ہوئی ہے اس میں نیچے بھارت میں ایک کروڑ ۱۲ لاکھ سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں لکھا ہے جبکہ اس سال دو کروڑ بارہ لاکھ بیعتیں ہوئی ہیں لفظ ایک کروڑ سہواً شائع ہوگیا ہے احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔ (مینیجر)

...... بدر ملینیئم نمبر کے صفحہ ۲۱۹ پر صوبہ کشمیر میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی مساعی مضمون مکرم جناب عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی جماعت احمدیہ جموں کشمیر شائع ہوا ہے مضمون کے صفحہ ۲۲۰ کالم نمبر ۱، ۲۰ ویں لائن سے ''مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی چیئرمین اور مکرم محمد الیاس صاحب لون پرنسپل مقرر کئے گئے'' سہواً لکھا گیا ہے جو کہ غلط ہے اصل عبارت یہ ہے مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون چیئرمین اور مکرم ماسٹر فرید احمد صاحب ڈار پرنسپل مقرر کئے گئے۔ احباب اس کی درستی فرمالیں۔ (عبدالمنان نائک صدر جماعت احمدیہ آسنور)

تزئین بہشتی مقبرہ قادیان

تزئین بہشتی مقبرہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مشروط بآمد بجٹ رکھا ہوا ہے۔ اِس مد میں ادا ہونے والی رقوم سے بہشتی مقبرہ کے گیٹ۔ فوارہ اور شاہ نشین کے رنگ و روغن، بہشتی مقبرہ کی زیبائش و آرائش کے تعلق سے مختلف پودے اور بہشتی مقبرہ کے وسیع احاطہ و قبور کی صفائی کروائی جاتی ہے۔ اِس بجٹ سے بہشتی مقبرہ کی سڑکوں کو پختہ کئے جانے کا منصوبہ زیرِ غور ہے جس کیلئے کافی اخراجات کی ضرورت ہے۔

بہشتی مقبرہ قادیان کا قیام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام الٰہی کے تحت اپنے دستِ مبارک سے فرمایا تھا۔ اس کی زیبائش و آرائش کا ہر طرح خیال رکھنا احباب جماعت کا فرض ہے۔ لہٰذا احباب کرام کی خدمت میں اِس مد ''تزئین بہشتی مقبرہ'' میں زیادہ سے زیادہ رقوم ادا کرنے کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کارِ خیر میں حصہ لیکر ثواب کا مستحق بنائے۔ آمین (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

بقیہ صفحہ: (7)

رضائی والدہ ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی برالو الدین)

بہترین نیکی

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البروالصلة والاداب باب صلة اصدقاء الاب والام ونحوها)

والدین کیلئے نیکی

حضرت ابو اسید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کیلئے کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کیلئے دعائیں کرو، ان کیلئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین)

عمر اور رزق میں اضافہ

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے (اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ بنا کر رکھے) اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔

(مسند احمد جلد ۲)

پس ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ مندرجہ بالا ارشادات اور تعلیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے والدین کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ میں نے کئی دفعہ اپنی طرح کے کئی بے بس انسان دیکھے ہیں جو والدین کی خدمت کا بہت جذبہ رکھتے ہیں مگر ان کے والدین اب اس دنیا میں موجود نہیں۔ مگر ایسے لوگ جن کے والدین اس دنیا میں زندہ سلامت موجود ہیں ان کیلئے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور جنت حاصل کرنے کا اس سے بڑا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب افراد کو اپنے والدین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وہ لوگ جن کے والدین وفات پا چکے ہیں صدقات و خیرات اور مرحومین کی طرف سے چندہ جات کی شکل میں اس احساس کا مداوا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

ESTD:1896
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4595, 237-8749 FAX: 91-33-236-9893

جماعت احمدیہ کالیکٹ میں

رمضان المبارک کے روح پرور ایام ولیالی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کالیکٹ کو عبادتوں کا موسم بہار رمضان المبارک کے بابرکت ایام ولیالی نہایت روح پرور ماحول میں پُر وقار انداز میں گزارنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ تمام احباب و مستورات کو سوائے ان افراد کے جن کو شرعی ممانعت ہو روزے رکھنے کی توفیق ملی۔

تراویح اور درس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو نماز تراویح پڑھانے اور اس کے بعد قرآن مجید کا درس دینے کی مہینہ بھر توفیق ملتی رہی۔ روزانہ نماز عشاء سے قبل مکرم احمد سعید صاحب زعیم انصار اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا درس دیتے رہے۔ نمازوں اور درسوں میں بفضلہٖ تعالیٰ وسیع مسجد نمازیوں سے بھری رہتی تھی۔

مسجد احمدیہ کے علاوہ شہر کے محلہ MATHOTTAM میں ایک مکان میں مستورات کیلئے نماز تراویح کا باقاعدہ انتظام ہوتا رہا۔ ایک مخلص دوست نے یہ مکان جماعت احمدیہ کیلئے خرید کر وقف کیا تھا۔ مسجد احمدیہ میں بھی بالائی منزل میں عورتوں کیلئے نماز کا انتظام کیا گیا تھا۔

ماہ رمضان میں ہفتہ میں تین دن صبح ۱۱ بجے تا نماز ظہر خاکسار نے دینیات کی کلاس لی۔ بہت ساری مستورات نے باقاعدہ شرکت کی۔

احباب جماعت اپنی اپنی تجارتوں اور دیگر ملازمتوں کی وجہ سے مسجد احمدیہ کے اردگرد ہی رہتے ہیں۔ لیکن ان سب کے گھر شہر سے کئی کئی میل کے فاصلہ پر ہیں۔ اس وجہ سے کئی سالوں سے مسجد میں ہی افطاری اور کھانے کا انتظام کیا جاتا رہا ہے۔ امسال اس کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے منظوری لی گئی تھی۔

مہینہ بھر میں تیس مخیّر احباب نہایت خوشی اور جذبات تشکر سے افطاری اور کھانے کے اخراجات برداشت کرتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ عام دنوں میں ۲۰۰ سے ۲۵۰ افراد کیلئے جن میں چند غیر احمدی احباب بھی باقاعدہ آتے ہیں کھانے کا انتظام کیا جاتا رہا۔ ہر اتوار کو چھٹی کے دن شام کو ۵ بجے تا مغرب قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ اُس وقت ۳۰۰ سے ۳۵۰ افراد کیلئے کھانا تیار کیا جاتا رہا۔

مورخہ ۲۶؍دسمبر بمطابق ۲۹؍رمضان المبارک شام کو ساڑھے پانچ بجے اجتماعی دُعا ہوئی۔ اس میں شرکت کیلئے احباب و مستورات (۶۵۰) کی تعداد میں حاضر ہوئے۔ سب کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کیا گیا۔

مورخہ ۱۸؍دسمبر کو سوریہ ٹی-وی (Surya T.V.) والوں نے مسجد احمدیہ میں آکر نماز مغرب اور افطاری وغیرہ کے مناظر ریکارڈ کئے۔ مورخہ ۲۳؍دسمبر بروز ہفتہ شام کو سات بجے یہ پروگرام نشر کیا گیا۔ جو کیرلہ کے طول و عرض میں دیکھا گیا دوران رمضان کثرت سے صدقہ و خیرات کیا گیا۔

عید الفطر

مورخہ ۲۸؍دسمبر کو کیرلہ میں جماعت احمدیہ کو عید الفطر منانے کی توفیق ملی۔ اس سے ایک روز قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا Live خطبہ عید الفطر MTA کے ذریعہ نشر ہوا تھا۔ خاکسار نے یہ تازہ خطبہ مالایالم میں ترجمہ کر کے اِس عید الفطر کے خطبہ میں سنایا۔ اس کے علاوہ حضور ہی کے سابقہ خطبہ عید الفطر میں سے بعض اقتباسات سنائے۔ خدا کے فضل و کرم سے مسجد احمدیہ کا Ground Floor احباب سے اور بالاخانہ مستورات سے باوجود مسجد کی وسعت کے پوری طرح بھر گیا تھا۔

مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے خدمت خلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک خواہش کے مطابق کہ عید کے تحفے غرباء میں بھی تقسیم کرنے چاہئیں امسال مجلس انصار اللہ کو یہ توفیق ملی کہ کالیکٹ Lepresy Hospital کے بیماروں کی خدمت میں پھلوں کا تحفہ پیش کیا۔ اس کیلئے مختلف پھلوں کے ۲۴۰ Packets تیار کئے گئے۔ اور مکرم احمد سعید صاحب زعیم انصار اللہ کی قیادت میں ایک وفد نے ہسپتال میں جاکر وہاں کے بیماروں کو یہ تحفہ پیش کیا۔ ہسپتال کے ۱۲ وارڈوں کے انچارج صاحبان نے آکر یہ تحفے حاصل کئے اور جماعت احمدیہ کا بہت شکریہ ادا کیا۔ آخر میں افسران کی اجازت سے بیماروں کی روحانی و جسمانی شفایابی کیلئے اجتماعی دُعا کی گئی۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے مطابق کالیکٹ کے پچاس غریب احمدی گھرانوں میں مختلف وفد کی صورت میں جاکر ایک ایک کیلو عمدہ مٹھائی کی پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمات و عبادات کی توفیق عطا کرے۔ (آمین) (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

نظم

جب رات کی ظلمت میں آندھی ویرانے میں چلنے لگتی ہے
پھر تیری رحمت آتی ہے جو تھام کے مجھ کو رکھتی ہے
ہوتا ہوں پیاسا جب بھی میں اک بدلی سر پر آتی ہے
پھر بارش ہونے لگتی ہے اور دل کی پیاس بھی بجھتی ہے
میں چھپ چھپ کے جب خلوت میں محبوب سے باتیں کرتا ہوں
لگتا ہے اندھیرے میں جیسے ایک شمع سی جلنے لگتی ہے
جو سوچتا ہوں وہ جانتا ہے جب مانگتا ہوں وہ دیتا ہے
وہ کتنا پیارا جانی ہے اور کتنی پیاری ہستی ہے
میں لاکھ خطائیں کر کے بھی جھک جاتا ہوں پھر اُسکے آگے
سینہ سے لگاتا ہے مجھ کو جب دل میں ہوک سی اٹھتی ہے

(خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

سال ۲۰۰۱ء میں تبلیغی و تربیتی جلسے

احباب جماعت اور مبلغین و معلمین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوران سال ۲۰۰۱ء میں درج ذیل تاریخوں میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کم از کم چار جلسے دوران سال منعقد کئے جائیں۔ سہولت کے مطابق تاریخوں میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆- جلسہ یوم مصلح موعود ۲۰؍فروری ☆- جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۳؍مارچ ☆- جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹؍اپریل ☆- جلسہ یوم خلافت ۲۷؍مئی ☆- جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵؍جون بمطابق ۱۲؍ربیع الاوّل ☆- ہفتہ قرآن مجید یکم تا ۷ جولائی ☆- جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۶؍اگست ☆- جلسہ پیشوایان مذاہب ۳۰؍ستمبر ☆- جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۸؍اکتوبر ☆- عشرہ تربیت نومبائعین تاریخوں کی اطلاع بذریعہ سرکلر کردی جائے گی۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

بقیہ صفحہ: (2)

تھا لیکن ہائے افسوس کہ روحانی بصیرت سے عاری مسلمانوں کیلئے ابھی تک خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دَور شروع نہیں ہوا اور وہ امن و عافیت کے اس حصار سے غیر محفوظ درندوں کے جنگل میں خوف و ہراس کے سایوں تلے اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں اور قرآنی ارشادات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک فرمانوں کو غلط معانی پہنا کر ایک طرف اسلام کی جڑیں کاٹ رہے ہیں تو دوسری طرف معاندین اسلام کو اسلام کے حسین چہرے پر پتھر پھینکنے اور پھبتیاں کسنے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ اور پھر اس دَور میں غیر مسلموں سے نفرت کی تعلیم یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ دیوبندی اور بریلوی مسلک نے اپنے اپنے فتاویٰ میں باقاعدہ ''نفرت کے احکام'' کے عنوان کے تحت غیر مسلموں کیلئے ''اسلامی تعلیم'' کے مطابق نفرت کی تعلیمات اور ان کی حدود کی اشاعت بھی کی ہے۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
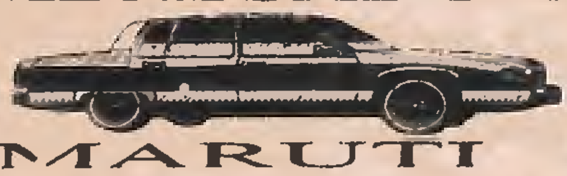
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

وائیٹل روز کیپسول: مردانہ و جسمانی طاقت بڑھانے کیلئے بھروسے مند دوا۔
لیکونل کیپسول: لیکوریا عورتوں کی کمزوری دور کرنے کیلئے۔
تیار کردہ:
روز فارما
ROSE PHARMA
ہردو چھنی روڈ گورداسپور 143521

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 50 Thursday, 18th Jan 2001 Issue No: 3

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

منقولات

پاکستانی حکمران

گزشتہ پچیس سال سے پاکستان کے حکمرانوں کی یہ تاریخ رہی ہے کہ ہر حاکم بعد کے حاکم کو کورپٹ اور بددیانت قرار دے کر ملک کی عدالتوں کے ذریعہ اس کے بددیانت وخائن ہونے کے پختہ ثبوت بھی فراہم کر لیتا ہے چنانچہ حال ہی میں یو این آئی کے حوالے سے ملک کے اخبارات میں بتایا گیا ہے کہ ان دنوں پاکستان کے مبینہ بددیانت حکمرانوں نے دبئی کو اپنی پناہ گاہ بنالیا ہے ایک اخبار کی رپورٹ کے مطابق دبئی پاکستان کے ان درجنوں سیاست دانوں اور اعلیٰ سرکاری افسران کی پناہ گاہ بن گیا ہے جو وہاں سے کورپشن اور دوسرے جرائم کے مقدمات سے بچنے کیلئے بھاگ کر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ایک جریدے نے اپنی رپورٹ میں یہ بات کہی ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے سیاستدان دوبئی میں بیٹھ کے نہ صرف اپنی سیاسی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں بلکہ عربوں کے ساتھ مل کر تجارتی سرگرمیوں سے بھی لاکھوں کما رہے ہیں۔ اس پرچے کے مطابق پاکستان کے سیاستدانوں نے خلیج کے علاقہ کو اپنا گھر بنالیا ہے ان میں سابق وزیر اعلیٰ مسٹر لیاقت جتوئی اور متحدہ قومی تحریک کے جام صادق علی سلیم شہزاد اور امین الحق بھی ہیں بے نظیر بھٹو اپنی والدہ کے ساتھ دوبئی میں رہتی ہیں ان کی پارٹی کے درجنوں کارکن ہر ہفتے پاکستان سے جماعت کے مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے دبئی آتے ہیں۔سابق وزیر اعظم پر کورپشن کے کئی مقدمات چل رہے ہیں۔اور ان کے خاوند کئی سال سے جیل میں ہیں۔مسٹر تالپور اور فضل پیچو ہو چکے سے کشتی میں بیٹھ کے دوبئی آگئے تھے اور یہاں آکر کاروبار کررہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ بے نظیر کے خاوند آصف زرداری نے ان سے کہا تھا کہ دوبئی میں وہ ان کے بیوی اور اثاثوں کا خیال رکھیں۔ پیپلز پارٹی کے کچھ دوسرے لیڈر جنہوں نے اپنا سرمایہ متحدہ عرب امارات میں منتقل کرلیا ہے ان میں حاجی مظفر اور سرفراز گیبول نمایاں ہیں۔یہ لوگ دوسرے کاروبار کے علاوہ مسقط میں ایک ہوٹل بھی چلا رہے ہیں۔

جام معشوق علی بھی دوبئی میں آکر بس گئے ہیں۔پاکستان میں ان پر کورپشن کے کئی مقدمات چل رہے ہیں خلیج کے علاقے میں اپنے اثر ورسوخ کی وجہ سے وہ پاکستان سے بھاگنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ایک عرب شیخ اپنے ذاتی ہوائی جہاز میں انہیں وہاں سے لائے تھے۔متحدہ قومی تحریک کے لیڈر یہاں فاضل پرزوں کا کاروبار کررہے ہیں اور سابق وزیر اعظم نواز شریف (جو جیل میں بند ہیں) کا خاندان خلیج کے علاقے میں بہت اچھا کاروبار چلا رہا ہے۔سیاستدانوں کے علاوہ پاکستان کے کئی سرکاری افسر بھی متحدہ عرب امارات میں شان اور آرام کی زندگی گزار رہے ہیں۔ان میں ڈاکٹر اے آر بغوئی نیز بارہ اور حسین لاول بھی ہیں اس پرچے نے مقامی افسران کے حوالے سے کہا ہے کہ ان سیاستدانوں اور اعلیٰ افسران نے اپنے ۹۰ فیصد اثاثے کو متحدہ عرب امارات میں منتقل کرلیا ہے۔

دوسری طرف پاکستانی مقبوضہ کشمیر کے دو سابق صدور بھی سردار عبدالقیوم خان اور سردار سکندر حیات خان بھی بددیانتی کے الزامات کی زد میں ہیں دی نیوز کے مطابق قومی احتساب بیورو کے سردار عبدالقیوم خان کے بیٹے سردار عتیق خان کو بھی اس لسٹ میں شامل کرنے کی سفارش کی ہے سردار سکندر حیات خان پر الزام ہے کہ جب 1985ء سے 1990ء کے دوران وہ اعلیٰ ترین عہدے پر فائز تھے تو انہوں نے اپنے اہل خاندان دوستوں اور رشتے داروں کو غلط طریقے پر 85 پلاٹ الاٹ کئے تھے (بحوالہ ہند سماچار جالندھر یکم دسمبر ۲۰۰۰ء)پاکستانی حکمران ذوالفقار علی بھٹو سے لیکر ضیاء الحق، بے نظیر بھٹو نواز شریف اور ممبران پارلیمنٹ سب ہی کورپشن کے الزامات کی زد میں ہیں جی ہاں یہی وہ جنڈلی ہے جو خود کو مسلمان اور احمدیوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور جن کے راگ ہندوستان کے ملاں بھی الاپتے ہیں۔

(ملاؤں کے بے اثر فتوے)

ایک زمانہ تھا ملاں کے فتووں کو لوگ ایک خاص اہمیت دیتے تھے اور انہی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے میں اپنے لئے عافیت سمجھتے تھے لیکن آج یہ عالم ہے کہ بے عمل ملاؤں کے فتووں کو مسلمانوں نے یکسر نظرانداز کردیا ہے اس سلسلہ میں درج ذیل دو خبریں ملاحظہ فرمائیں۔

بھاجپا پردھان بنگارو لکشمن کی طرف سے یہاں پارٹی کے ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ افطار پارٹی میں بڑی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی ان میں کچھ مسلم مذہبی نیتا بھی شامل ہوئے، دہلی میں واقع جامع مسجد کے شاہی امام سعید احمد بخاری کے بائیکاٹ کی کال کے باوجود قریباً ۲۰۰ مسلمانوں نے بدھوار کی رات کو بنگارو لکشمن کی افطار پارٹی میں شرکت کی بخاری نے مسلمانوں سے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی اور بھاجپا کے دیگر لیڈروں کی طرف سے منعقدہ افطار پارٹی کے بائیکاٹ کی کال دی تھی بخاری نے ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کے مدعے پر واجپئی کے متنازعہ بیان کے مدنظر یہ کال دی تھی

افطار پارٹی کے دوران اس میں شامل ہونے والے مسلم بھاجپا نیتاؤں سے گلے ملے ان سے ہاتھ ملایا اور ان کے ساتھ بیٹھ کر لذیذ کھانوں کا لطف اٹھایا۔

لکھنو میں واقع آل انڈیا شیعہ حسینی کونسل کے پردھان مولانا آغا روحی ابا کتی نے انڈیا ابراڈ نیوز سروس کو بتایا کہ وہ لوگ بھاجپا کو مسلم مخالف پارٹی نہیں مانتے۔ان لوگوں کو اس بات پر فخر ہے کہ راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے جڑے ہونے کے باوجود واجپئی نے افطار پارٹی کا اہتمام کیا ابا کتی کے مطابق واجپئی نے صرف ہندو اور مسلم فرقوں کے بیچ بھائی چارے کا پیغام دینے کیلئے افطار پارٹی کا اہتمام کیا۔ابا کتی نے پوچھا کہ وہ لوگ ایودھیا میں بابری مسجد کے مسمار کرنے کو ذمہ دار کس کو مانیں؟ انہوں نے کہا کہ اس وقت مرکز میں پی وی نرسمہا راؤ کی قیادت میں کانگرس کی سرکار برسراقتدار تھی اور مسجد کے مسمار کرنے کے لئے کانگرس سرکار کو ہی ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہئے۔انہوں نے پارلیمنٹ کے موسم سرما کے اجلاس میں ایودھیا تنازعہ اٹھانے کے لئے اپوزیشن پارٹیوں کی سخت نکتہ چینی کی۔ایک اور سینئر مذہبی نیتا سعید غلام رسول چشتی نے کہا کہ مندر مسجد تنازعہ کئی برسوں سے جاری ہے لیکن اس تنازعہ کو اب دفنانے کا مناسب وقت آگیا ہے مسلمانوں کو ایودھیا میں متنازعہ جگہ پر رام مندر کی تعمیر کی اجازت دے دینی چاہئے۔ان کے مطابق پاکستان میں شیعہ فرقہ کی ۳۳ مسجدوں کو تباہ کیا گیا ہے لیکن کوئی ان کی مذمت نہیں کرتا ہے۔

بنگلہ دیش میں ملاؤں کے فتویٰ کو غیر قانونی قرار دیا گیا

ایک جوڑے کے زبانی طلاق کیس میں ہائی کورٹ کا اہم رولنگ

ڈھاکہ ۲ جنوری (ڈی پی اے، پی ٹی آئی) بنگلہ دیش میں ہائی کورٹ نے ملاؤں ومفتیوں کی طرف سے مسلم لاء کے نکات پر دیئے گئے تمام فتووں اور رولنگز کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ان میں کسی عورت کے خاوند کی طرف سے اسے دیئے گئے زبانی طلاق کا اشوع بھی شامل ہے۔اسطرح کی جانکاری آج عدالت کے حکام کی طرف سے دی گئی جسٹس غلام ربانی اور جسٹس نجمن آرا سلطانہ نے شمال مشرق کے مولانا عزیز الام مفتی کو گرفتار کرنے کا حکم بھی صادر کیا ہے۔جس نے ایک مسلم جوڑے کی شادی جو ۱۸ ماہ قبل ہوئی تھی کو جبراً طلاق دے دیا کیونکہ لڑکی کے خاوند نے جھگڑا ہونے پر اسے زبانی ۳ بار طلاق دے دیا تھا۔

عدالت نے یہ سجھاؤ بھی دیا ہے کہ دیش کی پارلیمنٹ اس عمل کو روکنے کیلئے لاء بنائے عدالت کی مذکورہ رولنگ جس سے توقع ہے کہ بنگلہ دیش کی ہزاروں عورتوں کو راحت ملے گی کل ایک عورت کے کیس میں دیا گیا اس لڑکی کو خاوند کے طلاق کے بعد اس کے چچازاد بھائی کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کیا گیا تھا واقعات کے مطابق شمالی بنگلہ دیش کے موضع ناؤ گاؤں کی عورت شاہدہ اختر کو مبینہ طور پر اس کے خاوند سیف ال نے ۳ بار زبانی طلاق کہہ کر اسے الگ کردیا۔ایک مقامی مولانا نے تب حلالہ کا فتویٰ دے دیا۔اور پھر اس کی سیف کے چچازاد بھائی شہیدل سے زبردستی شادی کرنے بارے فتویٰ دے دیا گیا۔اس ماہ کے آغاز میں جب یہ ماجرا اخبارات میں شائع ہوا تو ہائی کورٹ نے ازخود اس کیس کو اٹھایا فتویٰ کا مطلب ہے قانونی رائے۔

یعنی ایک اتھارٹی کی طرف سے قانونی رائے بنگلہ دیش کا لیگل سسٹم ایسا ہے جو محض عدالتوں کو ہی اس بات کا اختیار دیتا ہے کہ مسلم یا دوسرے لاء جو اس وقت دیس میں نافذ ہیں کے بارے تمام سوالات کا فیصلہ کرسکتیں ہیں ۲ فاضل ججوں پر مشتمل بنچ نے اس امر کی وضاحت کی۔رولنگ کے مطابق فاضل ججوں نے کہا کہ ہم اس لئے کوئی بھی فتویٰ جیسا کہ شاہدہ اختر کیس میں دیا گیا ہے غیر مصدقہ اور غیر قانونی ہے مولانا عزیز الحق جس نے فتویٰ جاری کیا اور ۵ دیگران جو اس کو لاگو کرنے میں ملوث ہیں کو قانونی کارروائی کا سامنا کرنا ہوگا۔

جلسہ سالانہ کیرنگ (اڑیسہ)

انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کیرنگ اُڑیسہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۴/۲۵/ فروری ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ واتوار منعقد ہو رہا ہے۔صوبہ اُڑیسہ کی جماعتوں کے احباب سے خصوصاً اُڑیسہ کے ساتھ لگتی دیگر صوبوں کی جماعتوں کے احباب سے عموماً درخواست ہے کہ وہ نو مبائعین کے ہمراہ کثرت کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔اس جلسہ کی ہر طرح سے کامیابی اور سعید روحوں کی ھدایت کا موجب بننے کیلئے بھی احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)